ہندوستان کی دستور سازی میں مسلمانوں کا حصہ

از

مفتی محمد صادق حسین قاسمی

ڈائرکٹر القلم فاؤنڈیشن

ہندوستان کی دستورسازی میں مسلمانوں کا حصہ

از

مفتی محمد صادق حسین قاسمی
ڈائرکٹر القلم فاؤنڈیشن کریم نگر

ناشر
القلم فاؤنڈیشن کریم نگر، تلنگانہ

تفصیلات

نام کتاب: ہندوستان کی دستور سازی میں مسلمانوں کا حصہ

مولف: مفتی محمد صادق حسین قاسمی

ناشر: القلم فاؤنڈیشن کریم نگر

برائے رابطہ

9704707491,9700244072

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئینِ گلستاں میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

حرفِ آغاز

محترم قارئین پیشِ نظر تحریر تین سال قبل لکھی ہوئی ہے، جو ایک مضمون تھا، جس کو اشاعت کے بعد اہلِ علم نے پسند کیا اور مختلف مقامات پر اسی وقت سے یہ مضمون شائع کیا گیا۔

اس موقع پر 73 ویں یومِ جمہوریہ کی مناسبت سے اس مضمون کو پی ڈی ایف کی شکل میں پیش کیا جارہا ہے تاکہ یہ مضمون بھی القلم فاؤنڈیشن کی برقی اشاعت کا حصہ بن جائے اور دور دراز تک اس کو پڑھنے والوں کو فائدہ ہو۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالی علمی، قلمی، تحقیقی کاموں کو انجام دینے اور ملت کو وراقم کو فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

طالبِ دعا

محمد صادق حسین قاسمی

۲۵ جنوری ۲۰۲۲ء بروز منگل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یوم جمہوریہ جو ہمارے ملک کا ایک تاریخی اور یادگار دن ہے، یہ اس لئے منایا جاتا ہے کہ اسی تاریخ کو ہمارے ملک کا قانون نافذ ہوا، اور ہمارا ملک ایک جمہوری ملک قرار پایا۔ جس میں تمام مذاہب کے ماننے والوں اور مختلف قبیلہ وخاندان والوں کو مذہبی آزادی کے ساتھ اس ملک میں رہنے اور جینے کا حق ملا۔ ہمارا ملک 15 اگست 1947 کو آزاد ہوا۔ آزادی کے پندرہ دن بعد 29 اگست 1947 کو طے کیا گیا کہ آزاد ہندوستان کا اپنا آئین بنایا جائے، جس میں اس ملک کے تمام باشندوں کے حقوق کا تحفظ بھی ہو اور ان کی خوش حال اور پرامن زندگی کی ضمانت بھی، اس مقصد کے لئے دستور ساز اسمبلی نے سات افراد پر مشتمل ایک کمیٹی تشکیل دی، جس کے صدر ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر تھے۔ اس کمیٹی نے دو سال گیارہ مہینے اٹھارہ دن یعنی تین سال کی مسلسل محنت کے بعد ملک کا آئین تیار کیا، جسے ملک کی پارلیمنٹ نے منظور کر کے نافذ کر دیا، اس آئین کی رو سے ہمارا ملک جمہوریہ ہند کہلایا۔ (آزادی سے جمہوریت تک: ۱۰۹)

دستور سازی کے لئے محنت وکوشش کرنے والوں میں مسلمان اور علماء کرام بھی شامل تھے

،جس طرح ملک کو انگریزوں کی غلامی سے آزادی دلانے کے لئے مسلمانوں کا اور علماء کا اہم کردار رہا ہے،اسی طرح اس ملک کو امن ومحبت کا گھوارہ بنانے اور جمہوری اقدار پر تعمیر کرنے میں اہم کوششیں رہی ہیں۔اگر دستورسازی کے موقع پر علماء کرام نے دوراندیشی سے کام نہ لیا ہوتا اور ملک کو جمہوری انداز میں تشکیل پانے پر زور نہ دیا ہوتا تو اس ملک کا امن وسکون غارت ہوجاتا اور نہ صرف مسلمانوں بلکہ دیگر برادران وطن کو بھی مذہبی تنگ نظری وتعصب پسندی کا نشانہ بننا پڑتا،اور حقوق واختیار سے محروم ہوکر مجبور ولاچار کی طرح رہنا پڑتا،لیکن ان لوگوں کی قربانیوں اور ملت کے تئیں ان کی بےلوث فکرمندیوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہمارا ملک ایک جمہوری ملک کہلاتا ہے،جہاں ہر مذہب والا اپنی مذہبی آزادی کے ساتھ رہ رہا ہے۔اور جہاں ہونے والے ظلم کے خلاف،ناانصافیوں کے خلاف،آئینی اختیارات کے خلاف ہونے والے فیصلوں پر صدائے احتجاج بلند کرنے کا حق حاصل ہے،اس ملک کی تعمیروترقی،اس کی سالمیت،امن ومحبت،تہذیب وثقافت کے تحفظ کے لئے تگ ودو کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ جس طرح منصوبہ بندی کے ساتھ تحریکِ آزادی کے مجاہدین میں مسلمانوں کے ناموں کو نکال دیا گیا اور گنے چنے چند نام رہ گئے ہیں اور کتابوں،نصابوں اور تعلیم گاہوں سے لے کر جلسوں،اجتماعوں اور قومی تقریبوں تک مسلمانوں کے تذکروں کو حذف کردیا گیا،اسی طرح دستورسازی میں مسلمانوں نے کس طرح اپنے علم،صلاحیت،فکر اور محنت

کو لگایا ہے اس کو بھی تاریخ کے صفحات سے بالکل الگ کر دیا گیا۔ بلکہ ہم مسلمانوں میں ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جنھیں یہ بالکل بھی نہیں معلوم کہ مسلمانوں نے بھی دستورسازی میں حصہ لیا اور اس کے لئے کوششیں کیں۔

مسلم ممبران دستورسازی کی تلاش کے دوران ایک نہایت تحقیقی مواد دستیاب ہوا، جسے محترم رمیض احمد تقی نے غیر معمولی تحقیق سے جمع کیا اور تقریبا ۳۵ مسلم ممبران کے نام شمار کروائیں، جسے جاننا چاہیے۔ چناں چہ ہم یہاں ان کی اس تحقیق کو پیش کرتے ہیں، وہ اپنے مضمون میں رقم طراز ہیں: میں نے اپنی تلاش وتتبع کے بعد اس مختصر مقالے میں 35 مسلم ارکانِ قانون ساز مجلس کے اسمائے گرامی کو ذکر کرنے کا التزام کیا ہے: (1) مولانا ابوالکلام آزاد (11 نومبر 1888۔ 22 فروری 1958) ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم (2) عبدالقادر محمد شیخ (3) ابوالقاسم خان (5 اپریل 1905۔ 31 مارچ 1991) جو A.K خان سے زیادہ مشہور تھے، آپ بنگالی وکیل، صنعت کار اور سیاستدان تھے۔ (4) عبدالحمید (5) عبدالحلیم غزنوی (1876۔1953) آپ ایک سیاستداں، تعلیمی اور ثقافتی امور کے سرپرست اور زمیندار بھی تھے۔ (6) سید عبدالرؤف (7) چوہدری عابد حسین (8) شیخ محمد عبداللہ (دسمبر 1905۔8 ستمبر 1982) (9) سید امجد علی (1907۔5 مارچ 1997) (10) آصف علی (11 مئی 1888۔ 1 اپریل 1953) آپ پیشے سے ایک وکیل تھے، آپ پہلی بار

ہندوستان کی طرف سے امریکہ کے سفیر مقرر ہوئے اور کئی سال تک اڑیسہ (اوڈیشہ) کے گورنر بھی رہے۔(11) بشیر حسین زیدی (1898۔ 29 مارچ 1992) عام لوگوں میں آپ B.H. زیدی سے زیادہ معروف تھے۔(12) بی پوکر(B.Pocker صاحب بہادر (1890۔1965) آپ وکیل اور سیاستداں تھے۔(13) بیگم عزیز رسول (1908۔2001) سیاستداں اور قانون ساز اسمبلی میں واحد مسلم خاتون۔(14) حیدر حسین (15) مولانا حسرت موہانی (معروف شاعر، مجاہدِ آزادی، اردوے معلیٰ کے بانی مدیر)(16) حسین امام (17) جسیم الدین احمد (18) کے ٹی ایم احمد ابراہیم (19) قاضی سید کریم الدین۔ایم اے، ایل ایل بی (19 جولائی 1899۔14 نومبر 1977)(20) کے اے محمد (21) لطیف الرحمن (22) محمد اسماعیل صاحب (1896۔1972) انڈین یونین مسلم لیگ سے تعلق رکھنے والے ایک ہندوستانی سیاستداں تھے، راجیہ سبھا اور لوک سبھا دونوں کے رکن تھے، کیرل ان کا آبائی وطن تھا جہاں آپ کو ''قائدِ ملت'' کے لقب سے جانا جاتا تھا۔(23) محبوب علی بیگ صاحب بہادر (ہندوستانی قانون ساز اسمبلی کے ممتاز رکن، جنہوں نے اقلیتوں کے مسائل کی نمائندگی میں ایک اہم کردار ادا کیا، خاص طور پر آزادیِ مذہب کے حوالے سے آپ نے کئی ترمیمات اور اضافے کیے)۔ (24) محمد اسماعیل خان (25) (مولانا) محمد حفظ الرحمن (سیوہاروی) (26) محمد طاہر (27) شیخ محمد عبداللہ (5

دسمبر 8-1905 ستمبر 1982) سیاستداں اورصوب جموں وکشمیر سے آئین ساز اسمبلی کے ممتاز رکن تھے۔ (28) مرزا محمد افضل بیگ (29) مولانا محمد سعید مسعودی (30) نذیر الدین احمد (31) رفیع احمد قدوائی (18 فروری 1894- 24 اکتوبر 1954) معروف مجاہدِ آزادی، کانگریسی لیڈر اور آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر مواصلات) (32) راغب احسن (33) سید جعفر امام (34) سر سید محمد سعد اللہ (21 مئی 1885- 8 جنوری 1955) آسام کے پہلے وزیر اعلی۔ (35) تجمل حسین۔ (از مضمون: قانون ساز مجلس اور مسلم ممبران)

یہ ان عظیم لوگوں کے نام ہیں جنھوں نے مسلمانوں کی طرف سے قانون سازی میں ترجمانی کی اور بعض تو وہ ہیں جنھوں نے بھرپور انداز میں ملک کو جمہوری بنانے اور مسلمانوں کے حقوق وتحفظات کے لئے نا قابل فراموش کردار ادا کیا۔ مولانا حسرت موہانیؒ جو اس کے ایک اہم رکن تھے اور جنھوں نے دستور سازی میں قابل قدر جدوجہد کی ہے اور بڑھ چڑھ کر مناسب ومفید دفعات کے لئے آخر وقت تک لگے رہے۔ مولانا حسرت موہانیؒ نے دستور ساز اسمبلی میں عائلی قوانین جو مسلمانوں کی نسبت تھے، کے تحفظ کے لئے بھی موثر انداز میں اظہار کیا۔ چناں چہ انھوں نے دستور سازی کے موقع پر تمام مذاہب کے پرسنل لا اور بالخصوص مسلمانوں کے پرسنل لا میں مداخلت کے سلسلہ میں کہا تھا کہ "میں یہ بتادینا چاہاہوں گا کہ کوئی سیاسی پارٹی یا فرقہ پرست پارٹی کو کسی بھی گروپ کے پرسنل لا میں کسی قسم کی مداخلت کا اختیار

نہیں ہے۔ یہ خصوصا مسلمانوں کی نسبت کہتا ہوں کہ ان کے پرسنل لا کے تین بنیادی اصول ہیں جو مذہب زبان اور کلچر ہیں۔ جن کو انسانوں نے نہیں بنایا ہے۔ ان کا پرسنل لا طلاق، شادی ، اور وراثت کا قانون قرآن حکیم سے لیا گیا ہے اور اس کا ترجمہ اس میں درج ہے، اگر کوئی یہ سمجھے کہ وہ مسلمانوں کے پرسنل لا میں مداخلت کر سکتے ہیں تو میں کہوں گا اس کا انجام بے حد نقصان دہ ہوگا۔ میں اس ایوان میں آواز لگا کر کہہ رہا ہوں کہ وہ مصیبت میں پھنس جائے گا، مسلمان کسی صورت میں اپنے پرسنل لا میں مداخلت برداشت نہیں کریں گے اور اگر کسی کو ایسا کہنے کی ہمت ہو تو اعلان کرے۔۔۔۔ درمیان میں کچھ ارکان نے تقریر کے دوران مداخلت کرنے کی کوشش کی ،جس پر مولانا حسرت موہانی نے علی الاعلان اظہار کیا کہ: ان کو قائل رہنا چاہیے کہ میں اس ایوان کے فلور پر اعلان کرتا ہوں کہ مسلمانانِ ہند کبھی بھی اپنے پرسنل لا میں مداخلت برداشت نہیں کریں گے، اور ان کو مسلمانوں کے عزائم کی آہنی دیوار کا روزانہ مقابلہ کرنا پڑے گا۔'' (حسرت موہانی اور انقلابِ آزادی: ۵۲۱)

مجاہدِ ملت مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ جو قانون ساز مجلس کے رکن تھے اور جمعیۃ علماء ہند کے ناظم عمومی تھے، مجاہدِ ملت نے بھی دستور سازی میں بڑی قابلِ قدر کوششیں کی ہیں۔ چناں چہ قاضی محمد عدیل عباسی ایڈووکیٹ لکھتے ہیں کہ: ''سب سے بڑا احسان جو انہوں نے ملتِ اسلامیہ پر کیا وہ دستور ہند کا موجودہ ڈھانچہ ہے۔ اس وقت مولانا دستور ساز اسمبلی کے ممبر تھے

اور کم لوگوں کو یہ معلوم ہوگا کہ اقلیتوں کو جو حقوق دیئے گئے ہیں، ان کی ترتیب وتدوین میں مولانا حفظ الرحمن کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔آج یہی دستور کی دفعات ہیں، جو مسلمانوں کو ہندوستان میں سربلند رکھتی ہیں اور اگر ان میں حقوق حاصل کرنے کی طاقت پیدا ہوجائے یعنی وہ احساس کمتری سے نکل آویں تو ان کا مستقبل تابناک ہوسکتا ہے۔'' (مجاہدِ ملت مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ ایک سیاسی مطالعہ:۹۱)

جناب محمد سلیمان صابر صاحب لکھتے ہیں کہ:''آئین ساز اسمبلی کی ممبری کو عام لوگ ایک بڑا اعزاز کہہ سکتے ہیں۔لیکن حضرت مولانا نے کسی اعزاز کی خاطر نہیں بلکہ اس لئے آئین یا قانون ساز اسمبلی کی ممبری قبول کی کہ وہ شروع ہی سے ایک قومی رکن رہے تھے۔برطانوی دور میں ملک کو آزاد کرانے کا اہم مقصد سامنے تھا اور حصول آزادی کے بعد سب سے اہم کام یہ تھا کہ ملک کو ایسا جمہوری آئین دیا جائے جو بلا تخصیص مذہب کسی باشندے کو کسی دوسرے پر فوقیت یا برتری حاصل نہ ہو۔بلکہ قانون کی نظر میں سب برابر ہوں۔یہ حضرت مولانا جیسے وسیع النظر ممبروں ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ ملک کو ایک سیکولر آئین دیا گیا۔(مجاہدِ ملت مولانا حفظ الرحمن سیوہارویؒ ایک سیاسی مطالعہ:۱۱۷)

یہ دو حضرات کی فکر و کوشش کا ایک نمونہ پیش کیا گیا، مولانا ابوالکلام آزادؒ کی شخصیت اور ان کی خدمات تو روشن ہیں۔ان مشہور شخصیات کے علاوہ دیگر حضرات کے کارناموں کو اجاگر

کرنے اور تاریخ کے صفحات سے ان کی خدمات کو کھنگال کر قوم وملت کے سامنے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس ملک کو جمہوری بنانے میں مسلمانوں کا اہم رول رہا ہے اور مسلمان صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ تمام بھارتیوں کے لئے یہ کوشش کرتے آئے ہیں۔ آج یومِ جمہوریہ کے یادگار موقع پر ان تمام محسنوں کے ناموں کو اور ان کے کردار کو فراموش کر دیا گیا اور تمام اپنے اور پرائے لاعلمی اور ناواقفیت کے ساتھ یہ تاریخی دن گزار دیتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ملک کی سالمیت، گنگا جمنی تہذیب کی بقا، آپسی خلوص ومحبت، امن وامان کے تحفظ کے لئے جمہوری انداز میں تعمیر کرنے کے لئے فکر وصلاحیت لگانے والوں کو بھی یاد کیا جائے اور باضابطہ ان کے تذکرے کئے جائیں اور بتایا جائے کہ کس طرح کی پیہم کوششوں کے نتیجہ میں یہ ملک جمہوری قرار پایا ورنہ یہاں کی دیگر اقلیتوں کو غلامانہ زندگی بسر کرنا پڑتا۔ کیوں کہ اگر آج ہم نے اس سلسلہ میں غفلت کی اور لاپرواہی کا ثبوت دیا تو پھر آنے والے دور میں تو کوئی بھی اس سلسلہ میں دلچسپی لینے والا نہیں ہوگا۔

آج اس ملک کی جمہوریت اور سالمیت خطرہ میں ہے اور ملک کو ہندو راشٹر بنانے اور خاص رنگ میں رنگنے کی پھر کوششیں زوروں پر ہیں ایسے پُرخطر حالات میں تمام امن پسند، جمہوریت کے پاسبانوں کو اس ملک کی جمہوری بقا کے لئے ایک نئی جدوجہد کرنے کی سخت ضرورت ہے ورنہ ہمارا یہ پیارا ملک نفرت کی آگ میں جھلس جائے گا اور فرقہ پرستی کی لہر تباہ

وبرباد کردے گی۔

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئینِ گلستاں میں
ہمیں بھی یاد کرلینا چمن میں جب بہار آئے